مولانا عبدالقیوم حقانی

جہاد افغانستان کے خلاف ایک اور خطرناک سازش

تنظیم آزادئ فلسطین کے سربراہ یاسر عرفات کا دورۂ پاکستان

گذشتہ ماہ تنظیم آزادئ فلسطین کے سربراہ اور جلا وطن فلسطینی حکومت کے صدر جناب ابو عمار یاسر عرفات پاکستان تشریف لائے۔ نئے سیاسی انقلاب کے بعد یہ ان کا دوسرا دورہ تھا۔ اب کے بار پارلیمنٹ سے خطاب بھی کیا۔ یہاں کی سرگرمیوں، ملاقاتوں، پارلیمنٹ سے خطاب کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ان کے دورے کے درج ذیل اہم مقاصد واضح ہو کر سامنے آئے۔

۱۔ سابق وزیر اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو خراج عقیدت پیش کرنا۔

۲۔ موجودہ حکومت کی گرتی ہوئی ساکھ کو سہارا دینا۔

۳۔ افغان مجاہدین کو ان کے مانگے اور مشورہ طلب کئے بغیر نجیب انتظامیہ سے صلح کر لینے کا مفت مشورہ دینا۔

۴۔ اور اپنے آقائے ولی نعمت کی خوشنودی کے لئے ٹیکنوکریٹس پر مشتمل ایک غیر جانب دار حکومت کے قیام سے متعلق افغان قائدین کو راضی کرنا۔

جہاں تک پہلی دو باتوں کا تعلق ہے وہ تو جناب یاسر عرفات اس زمانے سے اس رشتہ وفا میں منسلک اور زلفِ گرہ گیر کے اسیر ہو چکے ہیں جب معروف دہشت گرد تنظیم "الذوالفقار" کے لئے تربیتی، مالی اور اسلحی ضرورت کی تکمیل کے لئے وہ سبقت میں سب سے بازی لے جانا چاہتے تھے۔

باقی رہی تیسری بات، افغان مجاہدین کی حمایت اور آزاد اسلامی افغانستان کے قیام اور استحکام کا مسئلہ۔ ہمیں جناب یاسر عرفات صاحب کی تقریر اور افغان قائدین سے مذاکرات و ملاقات اور تجاویز کے بعد حیرت ہوتی ہے کہ اسرائیل اور اس کے آقائے ولی نعمت امریکہ کے خلاف اپنی آزادی سلب کرنے کا الزام لگانے والے گیارہ برس تک روسی جارحیت کے خلاف ایک لفظ بھی کہہ سکنے کی جرأت نہ کر سکے۔ وہ اب کی بار کیوں مہر بہ لبی توڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ اور یکایک مجاہدین کو نجیب انتظامیہ سے صلح کا مشورہ دینے لگ گئے۔

تم تو بے درد ہو بے تابیٔ غم کیا جانو — اہل دل پر جو گذرتے ہیں ستم کیا جانو
چند اشکوں سے ادا حقِ بیاں کیا ہوگا — کسی قدر طول ہے افسانۂ غم کیا جانو

یاسر عرفات کو اسلامی دنیا میں اس لئے محبت اور عقیدت کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے کہ وہ اپنے تئیں خود کو مسلمانوں کے قبلۂ اول کی آزادی کے لئے شروع ہونے والی تحریک کا سربراہ سمجھتے ہیں۔ مگر اب جو انہوں نے افغانستان کی تحریک آزادی کے اسلامی تشخص سے صرف نظر کرتے ہوئے غصب کرنے والوں سے انہیں مصالحت کا مشورہ دیا ہے اس سے جناب یاسر عرفات کے عزائم، ان کی اپنی تحریک آزادی کے اہداف اور ان کا سررشتہ تعلق مسلمانوں پر اور بھی واضح ہو گیا ہے۔ اور مصلحت کی یہ نئی تجویز فلسطینی رہنماؤں میں ذہانت کے فقدان کا بہت ہی خطرناک مظہر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ افغان مسئلے پر ان کا مطالعہ بہت ہی نامکمل اور ناکافی ہے ؎

دشمنوں کی کیا خصوصیت کہ اب
دوست بھی رکھنے لگے کھلا خنجر

جو کچھ انہیں روسی اساتذہ نے رٹوایا انہوں نے لاعلم طوطے کی طرح یہاں آکر وہی دہرا دیا۔ اور اس سے ان کے قومی وقار اور تنظیمی ساکھ کو نقصان پہنچا ہے۔

○ ٹیکنوکریٹس پر مشتمل "غیر جانبدار حکومت" کی تجویز یاسر عرفات نے پیش کی تو افغان قیادت نے بڑی جرأت اور دلیری سے اسے بھی مسترد کر دیا۔ دراصل مغربی ممالک اور ان کے حواریین اور ساری طاغوتی طاقتیں روز اول سے لے کر روسیوں کے انخلاء تک افغان مجاہدین کی تائید کرتے رہے ان کا مقصد بھی صرف اتنا تھا کہ مجاہدین کو کچھ عرصے کے لئے روسیوں کے خلاف ایک مزاحمتی طاقت کے طور پر استعمال کریں اور روس کو گرم پانیوں اور خلیج کے قدرتی وسائل تک پہنچنے سے روکیں۔ یہ تو ان کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ نہتے افغان، جدید ہتھیار سے لیس روسی فوج کو جنگ کے میدان میں، اپنے ایمانی قوت کے بل بوتے پر بری طرح شکست سے دوچار کر دیں گے۔ اب جب افغان مجاہدین کامیابی کے آخری اور حساس ترین مراحل میں داخل ہو چکے ہیں تو مغربی ممالک سمیت ساری طاغوتی طاقتیں یہ سمجھ رہی ہیں کہ افغان مجاہدین کی کامیابی، آزاد افغانستان کا قیام اور وہاں اسلامی ریاست کا استحکام طاغوتیت کی موت ہے۔ کیونکہ مجاہدین کے ہاتھوں روس کی یہ ذلیل ترین شکست صرف روسیوں کی شکست ہی نہیں بلکہ تمام سامراجی طاقتوں کو شکست ہے اور مجاہدین کی کامیابی صرف افغان قوم کی کامیابی نہیں بلکہ پوری ملت مسلمہ کی کامیابی ہے اور جہاد افغانستان افغانستان سمیت پوری دنیا میں تحریک انقلاب اسلامی اور نظام اسلام کی ترویج اور اس کے نشأۃ ثانیہ کا نقطۂ آغاز ہے۔ اس لئے بڑی طاقتیں اپنے ایجنٹوں اور آلہ کار قوتوں کے ذریعہ اب ہر قیمت پر

افغان جہاد کا راستہ روکنا چاہتی ہیں تاکہ افغانستان اسلام کا مضبوط قلعہ نہ بن سکے اور پاکستان میں تحریک انقلاب اسلامی کامیاب نہ ہو سکے۔ اور عالم اسلام میں اسلام کی نشاط ثانیہ کا انقلاب نہ ابھر سکے لہذا امریکہ، روس، بھارت، فرانس، چین سب مل کر برطانیہ کی سرکردگی میں مختلف قسم کے منصوبوں سے افغان جہاد کے خلاف برسرپیکار ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ملی یکجہتی اور امن کی پیش کش، یک طرفہ جنگ بندی کا اعلان، وسیع البنیاد حکومت کی تشکیل دینے کی تجویز، وزیر اعظم بے نظیر کے ذریعہ افغانستان کے مہاجرین کے لئے علیحدہ علاقہ مختص کرنے کی تجویز۔ لوئے جرگہ کا منصوبہ، بنائے فساد ظاہر شاہ کو کابل کا فاتح قرار دینے کی سازشیں، اور اب آخر پہ یاسر عرفات کے ذریعہ ٹیکنوکریٹ حکومت کی تدبیر اور خطرناک تجویز کے ذریعہ مجاہدین کی بے مثال قربانیوں اور عظیم جہاد پر مرتب ہونے والے ثمرات کو تاراج کرنا چاہتے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ افغان قیادت بیدار ہے اور اس نے یاسر عرفات کی اس مبہم غیر واضح اور بے بنیاد حکومت کے قیام کی تجویز بھی مسترد کر دی ہے۔

(۴) گو ٹیکنوکریٹ حکومت کے سلسلہ میں تفصیلات ابھی تک منظر عام پر نہیں آئیں اس لئے اس کے ہمہ پہلو امور کا جائزہ اور تجزیہ تو ناممکن ہے تاہم سردست اس کے واضح مضرات تو شاید کسی بھی عقلمند سے مخفی نہیں ہو سکتے۔

۱۔ ٹیکنوکریٹ حکومت کے ذریعہ روسی لابی دنیا کو یہ تاثر دلانا چاہتی ہے کہ روسیوں کے بے پناہ مظالم وحشت اور درندگی کا خاتمہ مغربی ممالک کی صلح پسندی اور انسان دوستی کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ جہاد کی ایمانی روح اور تحریک انقلاب اسلامی کی سپرٹ کسی بھی درجہ میں مؤثر نہ ہو سکی۔

۲۔ ٹیکنوکریٹس پر مشتمل حکومت تشکیل دینے کا مطلب یہ ہوگا کہ

افغان مجاہدین مسلسل گیارہ سالہ جدوجہد اور لاکھوں افراد کی قربانیوں کے باوجود کابل کی کٹھ پتلی حکومت کو میدان جنگ میں شکست نہیں دے سکے۔ نجیب نے خود اقتدار چھوڑ کر عوام کے حوالے کر دیا ہے۔ اس طرح یہ لوگ افغان مجاہدین کی گیارہ سالہ کامیابیوں کو مجوزہ حکومت تشکیل دینے والوں کی جھولی میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس سے وہ دنیا کے سامنے صلح جو اور امن پسندی کا لبادہ اوڑھ کر آنے میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ مقصد صرف یہ ہے کہ افغانستان میں اسلامی حکومت کے قیام و استحکام کے راستے ہمیشہ کے لئے مسدود ہو جائیں مگر ؎

ہم نے ساقی کو بھی دیکھا پیر میخانہ کو بھی
کوئی بھی ان میں نہ راز آگاہِ میخانہ ملا

۳۔ ٹیکنوکریٹ حکومت میں سامراجیوں اور شرق وغرب کے ان غلاموں کو بھی اکٹھا کر دیا جائے گا جنہوں نے افغانستان کے مسلمانوں اور وہاں کے باشندوں کو اس انجام تک پہنچایا ہے اور اس حکومت میں وہ لوگ بھی آسانی سے شامل ہوجائیں گے جنہوں نے کے جی بی، سی آئی اے اور رام آئی سکس کے ساتھ ہر طرح وفاداری کا عملی ثبوت پیش کیا ہے۔ اور یہ لوگ نجیب سے بھی زیادہ بہتر طریقے سے طاغوتی اور سامراجی قوتوں کی مرضی کے مطابق ان کے مفادات کا بھرپور تحفظ کر سکتے ہیں۔

۴۔ اس منصوبے کا ایک خطرناک پہلو یہ بھی ہے کہ ٹیکنوکریٹ حکومت کے قیام سے افغانستان اور پاکستان کے تعلقات ماضی جیسے کشیدہ ہوجائیں گے اور یہ دو برادر ملک ایک دوسرے کے ساتھ دوستی اور بھائی چارے کی فضا میں رہ کر ایک دوسرے کا تعاون نہیں کرسکیں گے پاکستانی غیور قوم نے جو کچھ بھی مجاہدین کے ساتھ ان کے گیارہ سالہ جہاد کے دوران ان کی بھرپور مدد، تعاون اور عالمی سطح پہ ان کی حمایت حاصل کر کے قومی اور بین الاقوامی سطح پر جو نیک نامی حاصل کی ہے وہ ختم ہوجائے گی اس کے ساتھ ساتھ بھارت کو بھی مجاہدین کے کفرشکن اور انقلابی حملوں سے محفوظ رکھا جا سکے گا۔

۵۔ اس سازش کے ذریعہ وہ نجیب کی غیر قانونی اور غیر اخلاقی حکومت کو قانونی شکل دینا چاہتے ہیں تاکہ آئندہ نجیب ایک پارٹی لیڈر کی شکل میں افغانستان میں رہ سکے اور کمیونسٹوں کے مظالم، سفاکی، بربریت غداری اور وطن دشمنی پر پردہ ڈالا جا سکے۔

۶۔ اس منصوبے کی کامیابی کی شکل میں وہ ممکنہ کنفیڈریشن ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے گا جو افغانستان پاکستان، ایران، ترکی اور دوسرے اسلامی ملکوں کے درمیان ممکن ہو سکتا ہے

◯ ٹیکنوکریٹس پرمشتمل حکومت کی تجویز پیش کرنے والوں جس کی پیش رفت اور تکمیل میں پاکستان کی نئی حکومت نے بھی مؤثر کردار ادا کرنا چاہا) کے خیال میں یہ اگر واقعۃً بھی سودمند اور قوم وملت کے لئے نافع ہی ہے تو انہوں نے افغان عوام کی منتخب عبوری حکومت (جو ساری جہادی پارٹیوں کی متفقہ اور منتخب حکومت ہے اور جس میں ٹیکنوکریٹ شخصیات بھی موجود ہیں) کیوں قبول نہیں کیا ہے؟

مگر حیرت ہوتی ہے کل تک جو قوتیں مجاہدین کی حمایت اور جہاد کی بھرپور تائید کر رہی تھیں وہ آج غیروں کی دامن میں جا گری ہیں اور تباہ و برباد افغانستان کے غیور مسلمانوں کی قربانیوں کو یک سر بھول چکے ہیں ؎

سرمہ سمجھ کے غیر کو آنکھوں میں دی جگہ
آنسو سمجھ گئے ہم کو نظر سے گرا دیا

ہمیں حیرت ہے کہ جناب یاسر عرفات کس ترنگ میں آکر ٹیکنوکریٹ حکومت کے راگ الاپنے میں مست ہو گئے ہیں۔ انہوں نے خدا جانے کیا خواب دیکھا اور کس حالت میں اور کس کے لئے یہ تجویز پیش کی ہے۔ روس جیسا اور ڈھائی لاکھ فوج جو جدید ترین ہتھیاروں سے مسلح تھی کے ذریعہ اپنی مرضی کے مطابق کارمل اور نجیب کی کٹھ پتلی حکومت کو مجاہدین پر مسلط نہ کر سکا جب کہ آج بھی وہ کٹھ پتلی نجیب حکومت کی بھرپور حمایت کر رہا ہے وہ جدید مگ ۲۹ جیسے کیمیاوی ہتھیار، سکڈ میزائل، ہزاروں کی تعداد میں مشیر جوزجانی ملیشیا کے نام پر روسی فوج، بھارتی پائلٹ اور دوسری فوجی امداد کے باوجود افغانستان کے شہروں میں مجاہدین کے سخت محاصرے میں ہے اور اپنے دفاع تک سے عاجز ہے۔ تو کیا ٹیکنوکریٹس کی بے بنیاد حکومت اپنا دفاع کر سکے گی اور مجاہدین کے حملوں کے سامنے ٹھہر سکے گی۔

دراصل بڑی طاقتیں روسی اور امریکی لابی افغانستان میں اقتدار کی پیاسی ہے تو انہیں بھی مجاہدین کی طرح میدان میں آنا چاہیے تھا۔ واشنگٹن، لندن، فرانس اور اٹلی کے پارکوں، نائٹ کلبوں اور شراب خانوں میں بیٹھ کر اقتدار حاصل کرنا ممکن نہیں ہے یہ محض جنون اور خیال خام ہے ۔

وقت کو تیار کرنا ہی پڑا خونیں کفن
وہ گدا ہم ہیں کہ خلعت لے کے شاہانہ چلے

اس وقت جناب یاسر عرفات اور پاکستان سمیت تمام اسلامی ممالک اور تحریک آزادی کی حامی قوتوں سے ہماری یہی درخواست ہے کہ اگر تم جہاد کے اس نازک حساس اور تکمیلی مرحلے میں امن اور صلح کے لئے واقعتاً کچھ کرنا چاہتے ہو تو تین باتوں کو ترجیحی اور اصولی بنیاد کے طور پر مدنظر رکھنا ہوگا۔

۱۔ افغان مجاہدین کی نمائندہ عبوری حکومت کو تسلیم کر لیا جائے۔
۲۔ روس کو مجبور کر دیا جائے کہ وہ افغانستان میں نجیب کٹھ پتلی حکومت کو مزید فوجی امداد بند کر دے۔
۳۔ افغان مجاہدین کے مطالبات کی بھرپور حمایت کی جائے اور اگر اس کی جرأت کسی سے نہ ہو سکے تو کم از کم ان کی عملی مخالفت سے اجتناب کیا جائے۔

افغان مسئلہ کا فوری حل "افغان عبوری حکومت" کو تسلیم کرنا ہے۔ ہمیں حیرت ہے کہ پاکستان سمیت دوسرے اسلامی ممالک اور جہاد افغانستان کی حامی قوتیں افغان عبوری حکومت کو تسلیم کرنے سے کیوں گھبراتے ہیں۔ اور یہ بھی کسی نکتہ اور خطرناک سازش سے خالی بات نہیں کہ روس ٹیکنوکریٹ حکومت کو تسلیم کرنے میں لچک رکھتا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ روسی امریکی ملی بھگت اور مشترکہ سازش کا نتیجہ ہے جس کے لئے یاسر عرفات کو استعمال کیا جا رہا ہے کہ افغانستان کی ٹیکنوکریٹ حکومت روس اور امریکہ دونوں کی غلامی کا دم بھر سکے گی۔

بہرحال یہ ٹیکنوکریٹ حکومت اگر واقعۃً بھی کوئی معقول اتنی عالی مقام اور موثر ہے اور امن وصلح کو برقرار رکھ سکتی ہے تو مجوّزین وحامیین پہلے اسے اپنے ممالک میں تجربہ کرکے دکھائیں۔ تاکہ ان کے اپنے ممالک میں امن قائم ہو جائے۔ اگر واقعۃً یہ حکومت ایک کامیاب اور امن واصلاح کی ضامن حکومت ہے تو افغان مجاہدین سمیت دنیا کے تمام امن پسند قوتیں تمہارے کہے بغیر بھی اسے اپنالیں گے۔ اور اگر صرف یہ نیا حربہ افغانستان ہی میں آزمانا ہے تو افغان قیادت کے استقلال اور عزیمت کے پیش نظر یہ کبھی بھی ممکن نہیں ہے یہ فقط خواب ہے خیال خام ہے اور اس کی کوئی حقیقت اور بنیاد نہیں ہے۔ خدا کرے کہ یاسر عرفات اور حکومت پاکستان سمیت تمام اسلامی ممالک کی قیادت پر یہ حقیقت واضح ہو سکے کہ افغان جہاد اسلامی اقدار کے فروغ، اسلامی انقلاب کی تحریک اور اسلامی شوکت وعظمت کا ایک نیا اور تاریخی موڑ ہے اس موقعہ پر معمولی سی لغزش بھی پوری ملت کی تباہی اور تاراجی کا ذریعہ بن سکتی ہے ولا فعلها اللہ مگر کون سمجھائے اور کسے سمجھایا جائے۔ چند ایک مستثنیات کے علاوہ اکثریت نے مار آستین کے کردار کو صحیح طور پر اپنا لیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کس نے وفا کا ہم کو وفا سے دیا جواب
اس راستے میں لوٹنے والے ہی سب ملے

اسلام اور عصر حاضر

(دوسرا شاندار ایڈیشن)

از قلم: مولانا سمیع الحق مدیر الحق

عصر حاضر کی تمدنی، معاشرتی، معاشی، سائنسی، اخلاقی، آئینی اور تعلیمی مسائل میں اسلام کا موقف موجودہ دور کے علمی و دینی فتنوں اور فرق باطلہ کا بھرپور تعاقب نئے دور کے پیدا کردہ شکوک و شبہات کا جواب ایڈیٹر الحق کے بے باک قلم سے، مغربی تہذیب و تمدن اور عالم اسلام پر اس کے اثرات کا تحلیل و تجزیہ الغرض بیسویں صدی کے کارزار حق و باطل میں اسلام کی بالادستی کی ایک ایمان افروز جھلک۔ یہ کتاب آپ کو ایمانی حمیت اور اسلامی غیرت سے سرشار کرے گی اور سینکڑوں مسائل پر اسلامی نقطہ نظر سے آپ کی رہنمائی کرے گی صفحات ۴۶۴، ستر ابواب، سینکڑوں عنوانات، بہترین کتابت و طباعت، سنہری ڈائی دار جلد، قیمت ۹۰/-

مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور پاکستان